رجسٹرڈ نمبر ۴۳۵ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
ان الفضل بیدِ اللہ یؤتیہ من یشاء وعلی ان یجعلک مبارکا کوئی
روزنامہ
الفضل
یوم سہ شنبہ
قادیان
قیمت سالانہ ۱۸ روپے ماہوار ۱½ روپیہ
جلد ۳۵ | ۲ر تبوک ۱۳۲۶ ہش | ۱۶ر شوال ۱۳۶۶ ھ | ۲ر ستمبر ۱۹۴۷ء | نمبر ۲۰۲

199

مدینۃ المسیح

قادیان یکم ماہ تبوک۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

Digitzed by Khilafat Library Rabwah

موجودہ فسادات کا مکروہ ترین پہلو

عورتوں اور بچوں پر حملہ مذہبی اور اخلاقی جرم ہے

آزادی ملنے کے معاً بعد جو خوفناک فسادات پنجاب کے بعض حصوں میں رونما ہوئے ہیں ان میں جن انسانیت سوز اور غیر مہذب حرکات کا مظاہرہ کیا گیا ہے وہ بیان سے باہر ہیں۔ افسوس تو یہ ہے کہ ان حرکات کا اظہار ان لوگوں کی طرف سے ہوا ہے۔ جو آزادی کی بخشش و نوال سے مالا مال ہو چکے ہیں۔ ان حالات کے پیش نظر یہ اندازہ لگانا مشکل ہو جاتا ہے۔ کہ آیا ان لوگوں کو غیر حکومت کے تسلط و اقتدار سے رستگاری نصیب ہوئی ہے یا مذہبی و اخلاقی قیود سے آزادی؟

بھلا غور فرمائیے۔ یہ کس مذہب کی تعلیم ہے۔ اور اخلاق کا کونسا اصول کہ معصوم بچوں اور بے کس و بے بس عورتوں پر ہاتھ اٹھایا جائے۔ یا ان کی عصمت دری کی جائے؟ دنیا میں کسی کا کوئی مذہب۔ کوئی اخلاقی یا تمدنی نظام اس وحشت و بربریت کو روا نہیں رکھتا۔ ہاں ان قوانین میں اس جنگلی قانون کے ازخود نفاذ پر اس کے یکسر استیصال کی اجازت ضرور دیتا ہے۔ کس قدر افسوس کی بات ہے۔ کہ آزادی کی بدولت پیدا ہونے کے بعض علاقوں میں جو فی زمانہ برپا ہوئے ہیں۔ ان میں بعض انسانوں نے ان من گھڑت اور بھیانک اصولوں پر فخریہ عمل کیا ہے۔ عقلوں پر کچھ ایسا پردہ پڑا ہے۔ کہ کوئی اپنے اسلاف کے کارناموں پر نظر نہیں کرتا۔ اور نہ کوئی تاریخ کے ان زریں اوراق کا مطالعہ کرنے کی ضرورت محسوس کرتا ہے۔ کہ جو حسن اخلاق اور رفعت کردار کے روح پرور واقعات کے حامل ہیں۔ اور نہ کوئی اپنے مذہب اور اس کے پیش کردہ اصول اخلاقیات کی طرف توجہ دینے یا گریبان جھانکنے کے لئے تیار ہے۔

یہ روح فرسا حادثات جو موجودہ فسادات میں وقوع پذیر ہوئے ہیں۔ ہم کو اسلامی تاریخ کے ایک زریں واقعہ کی یاد دلاتے ہیں۔ اور ساتھ ہی اس بے نظیر قیمتی کی بھی جو اس واقعہ کا اصل پس منظر ہے۔ موجودہ حالت میں جبکہ ہر کس و ناکس اپنی من مانی چلا کر نفس پرستی کے سیلاب میں بہا جا رہا ہے۔ اس واقعہ کا ذکر ہر مذہب و ملت کے افراد کے لئے یکساں طور پر ہدایت کا موجب ہو سکتا ہے۔ بشرطیکہ کوئی غور کرنے والا اور نصیحت پکڑنے والا ہو۔

جنگ احد میں جب مسلمانوں اور کفار کی فوجیں باہم گتھم گتھا ہو گئیں۔ اور گھمسان کا رن پڑا۔ تو اس وقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی تلوار ہاتھ میں لیکر فرمایا۔ کون ہے جو اس کو لیکر اس کا حق ادا کرے ہر ایک صحابی کے دل میں حصول سعادت کی خواہش کروٹیں لینے لگی۔ اور ہر کسی نے آگے بڑھ بڑھ کر اپنے آپ کو پیش کیا۔ لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابو دجانہ انصاری کے آگے آنے پر تلوار ان کو دے دی۔ وہ کمال دلیری اور جرأت سے دشمن کی فوج سے جا بھڑے۔ اور اس بے جگری سے لڑے۔ کہ اپنے چاروں طرف موت بکھیرتے چلے گئے۔ دیکھتے ہی دیکھتے دشمنوں کی صفوں کو چیر کر لشکر کی پشت پر جا پہنچے کہ جہاں قریش کی عورتیں کھڑی تھیں۔ اچانک ابوسفیان کی بیوی ہندہ جو اپنے مردوں کو جوش دلا رہی تھی۔ سامنے آئی حضرت ابو دجانہ کی ہوا سے باتیں کرتی ہوئی تلوار جو نیام سے نکلنے کے بعد ابھی تک سرنگوں نہ ہوئی تھی ہوا میں تلی ہوئی تھی۔ آن واحد میں ہندہ کا کام تمام ہوا چاہتا تھا۔ کہ یکایک ابو دجانہ انصاری نے کمال سرعت اور پھرتی سے تلوار کو نیچے لٹکا لیا۔ اور اس طرح ہندہ کو گویا موت کے منہ سے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہم دعائیں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے موجودہ ایام میں ذیل کی دعائیں خصوصیت کے ساتھ پڑھنے کا احباب جماعت کو ارشاد فرمایا ہے۔ دوستوں کو چاہیئے کہ نمازوں میں بھی اور اس کے علاوہ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے یہ دعائیں کرتے رہیں۔

(۱) اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق۔

(۲) بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شیء فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم۔

(۳) اللھم انی اعوذ بک من جھد البلاء ودرک الشقاء وسوء القضاء وشماتۃ الاعداء۔

(۴) اللھم اشرح صدرنا وامن روعاتنا

(۵) اللھم سبحدک سرادی وضمیری وامنک فؤادی واقرلک لسانی۔ فھا انا ذا بین یدیک یا عظیم یا غافر الذنب العظیم۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ مالک بابو عبد الرحمن صاحب بی اے بی ٹی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نجات ملی۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ تم نے پھینکی ہوئی تلوار کو کیسے کیوں گرا لیا۔ تو اس مرد با اخلاق نے کہا میرے دل نے گوارا نہ کیا کہ رسول اللہ کی تلوار ایک عورت پر چلاؤں۔ اور پھر اس عورت پر جس کی حفاظت کے لئے کوئی مرد موجود نہ ہو۔

بادی النظر میں ایک معمولی واقعہ ہے۔ لیکن جانا جا سکتا ہے کہ ایک بہادر آدمی کے بھی شایان شان تھا۔ لیکن ہر بات اپنے ماحول اور اس کے اثرات کے مطابق ہی پرکھی جاتی ہے۔ واقعہ یہی نہیں کہ ایک دلیر انسان کی غیرت نے گوارا نہ کیا کہ وہ ایک عورت پر تلوار چلائے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ان عرب لوگوں میں سے ایک فرد نے کہ جن کے اپنے تمدن و رواج کے مطابق دشمن کو ذلیل کرنے کے لئے عورتوں کو بالخصوص نشانہ بنایا جاتا تھا۔ ایک بے بس عورت پر اٹھا ہوا ہاتھ اس لئے کھینچ لیا کہ اس کے آقا و مطاع کی تعلیم یہی تھی کہ کسی عورت پر ہاتھ نہ اٹھایا جائے۔ ایک وہ لوگ تھے کہ جنہوں نے اس حال میں کہ دشمن کی صفوں کا صفایا کئے کا دستور اجازت دیتا تھا کہ دوران جنگ میں عورتوں کو ہلاک کیا جا سکتا ہے کبھی کسی عورت پر ہاتھ نہ اٹھایا۔ اور ایک یہ لوگ ہیں کہ منہ سے کہتے جاتے ہیں کہ عورتوں کو ہاتھ لگانا گویا ہے خلاف مذہب اور خلاف انسانیت ہے۔ اور پھر جو جی میں آتا ہے بغیر سوچے اور مذہب کا خیال کئے کئے بھی جاتے ہیں۔ یہ ایک عبرت انگیز انقلاب ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کی بدولت عرب کے وہ بدو جو بہیمیت اور درندگی کو روا رکھتے تھے تھوڑے عرصہ میں ہی درندگی سے نکل کر انسان اور انسان سے باخدا انسان بن گئے۔ یہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی جادو بھری تعلیم کا ہی اثر تھا کہ دنیا کی جنگ و خونریزی اور ولولہ انگیزی کے

عالم میں ابو وجہانہ نے طبیعت پر جبر و ضبط سے کام لیا۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم ہر فوجی دستہ روانہ فرماتے سے پہلے فرماتے:۔

اغزوا باسم اللہ وفی سبیل اللہ ولا تغلوا ولا تغدروا ولا تمثلوا ولا تقتلوا ولیداً ولا امرأۃ ولا تقتلوا اصحاب الصوامع ولا تقتلوا شیخاً فانیاً ولا طفلاً ولا صغیراً ولا امرأۃ واصلحوا واحسنوا ان اللہ یحب المحسنین ۔

"اے مسلمانو! نکلو اللہ کا نام لے کر اور جہاد کرو حفاظت دین کی نیت سے مگر خبردار مال غنیمت میں بد دیانتی نہ کرنا۔ اور نہ کسی قوم سے دھوکہ کرنا اور نہ دشمنوں کے مقتولوں کا مثلہ کرنا۔ اور نہ بچوں اور عورتوں اور مذہبی عبادت گاہوں کے لوگوں کو قتل کرنا اور نہ بہت بوڑھوں کو قتل کرنا اور ملک میں اصلاح کرنا۔ اور لوگوں کے ساتھ احسان کا معاملہ کرنا کیونکہ تحقیق خدا تعالیٰ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔"

(سیرۃ خاتم النبیین حصہ دوم صفحہ ۸۴)

پھر قابل غور امر یہ ہے کہ مسلمانوں نے اس بلند اخلاق کا نمونہ اس حال میں دکھایا کہ وہ خوب جانتے تھے کہ قریش مکہ اسی قسم کی اذیت پہنچانے سے کبھی باز نہ آئیں گے۔ اور کوئی موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دیں گے۔ چنانچہ اسی مبتدے جس کو عورت سمجھ کر حضرت ابو دجانہ نے چھوڑ دیا تھا۔ جنگ احد میں حضرت حمزہؓ کی نعش کو بگاڑا اور عبداللہ بن قمیئہ نے حضرت ام عمارہ پر تلوار کا وار کیا۔ آج اس انتہائی قسم کی بد اخلاقی کو روا رکھنے کے لئے یہ بہانہ تراشا جاتا ہے کہ مخالف ایسا کرتے ہیں درندوں کا کام ہے نہ کہ انسانوں کا۔

کاش آجکل کے سکھ ہندو اور مسلمان جو ایک دوسرے کے خلاف بغض اور عداوت میں اندھے ہو کر وہ کچھ کر گذرتے ہیں۔ کہ جس کی نہ مذہب اجازت دیتا ہے اور نہ اخلاق و انسانیت۔ تاریخ اسلام کے اس زریں واقعہ سے سبق حاصل کریں۔ اور یہ عہد کر لیں کہ اخلاق کو کبھی ہاتھ سے جانے نہ دیں گے تو پھر آپس کے باہمی جھگڑے خود بخود ختم ہو جائیں۔ اور حقیقی صلح کی بنیاد پڑ جائے نہ فسادات ہوں اور نہ فسادات میں اخلاق سوز حرکات۔

مسعود احمد واقف زندگی

مناجات

از حضرت مسیح موعود علیہ السلام

لَکَ الْحَمْدُ یَا تُرْسِیْ وَحِرْزِیْ وَجَوْشَنِیْ
اے میری پناہ اور میرے قلعہ تیری تعریف ہو

بِذِکْرِکَ یَجْرِیْ کُلُّ قَلْبٍ قَدِ اغْتَنٰی
تیرے ذکر کیساتھ ہر ایک دل خوشحال جاری ہو جاتا ہے

وَبِاسْمِکَ یَحْفَظُ کُلُّ نَفْسٍ مِنَ الرَّدٰی
اور تیرے نام کیساتھ ہر ایک شخص ہلاکت سے بچتا ہے

وَمَا الْخَیْرُ اِلَّا اَنْتَ یَا خَالِقَ الْوَرٰی
اور تمام نیکی تیری طرف سے ہے اے جہان آفرین

وَتَعْنُوْ لَکَ الْاَفْلَاکُ خَوْفًا وَّھَیْبَۃً
اور تیرے آگے خوفناک ہو کر آسمان جھکے ہوئے ہیں

وَلٰکِنَّ لِقَلْبِیْ یَلْتَفِیْفُ اِلٰی وَمَلْجَائِیْ
اور میرے دل کیلئے اے میرے گنہگار اور پناہ

یَمِیْلُ الْوَرٰی عِنْدَ الْکَوَارِبِ اِلَی الْوَرٰی
دکھ کے وقت مخلوق خلقت کی طرف توجہ کرتی ہے

یَحْمُوْکَ یَرْوِیْ کُلَّ مَنْ کَانَ یَسْتَقِیْ
تیری تعریف سے ہر ایک شخص جو پانی چاہتا ہے سیراب ہو جاتا ہے

یُحْیِیْکَ یُحْیِیْ کُلَّ مَیِّتٍ مُّمَانٍ
اور تیری محبت کیساتھ ہر ایک مردہ زندہ ہو جاتا ہے

وَفَضْلُکَ یُحْیِیْ کُلَّ مَنْ کَانَ یَسْتَبِقِ
اور تیرا فضل ہر ایک قیدی کو رہائی بخشتا ہے

وَمَا اَنْکَفَّ اِلَّا اَنْتَ یَا مَنْ کَفَّ اَلْتَّقِیْ
اور تو ہی پرہیزگاروں کی پناہ ہے

وَتَجْرِیْ دُمُوْعُ الْوَاصِلِیْنَ وَتَنْثَنِیْ
اور پیاروں کے آنسو جاری اور رواں ہیں

سَرَاکَ مُرِیْحٌ عِنْدَ وَقْتِ التَّأَزُّقِ
کوئی دوسرا آرام پہنچانیوالا نہیں جب تنگی وارد ہو

وَاَنْتَ لَنَا کَھْفٌ کَبَیْتٍ مُّسَرْدَقِ
اور تو ہمارے لئے ایسی پناہ ہے جیسے نہایت مضبوط گھر

(درثمین صفحہ ۲۵۶)

اجابت دعا کے دروازے کھلے ہیں!

آج اجابت دعا کے دروازے صرف تمہارے لئے ہی کھولے گئے ہیں۔ اور کسی کے لئے نہیں۔ قبولیت کے فرشتے تمہارے لئے ہاتھ پھیلائے ہوئے ہیں۔ مگر دوسروں کے لئے ان کی مٹھیاں بند ہیں۔ اس طاقت اور قوت کو حقیر نہ سمجھو جو خدا تعالیٰ نے تمہیں دی ہے۔ آسمان سے تمہاری کامیابی کے احکام جاری ہو چکے ہیں اگر ہمت اور استقلال سے کام لو گے خدا کے حضور عجز اور انکسار سے جھک جاؤ گے تو وہ تمہیں توفیق دے گا کہ اپنے آسمانی باپ کا ورثہ حاصل کر سکو۔ لیکن اگر سستی اور غفلت کرو گے تو اس میں کسی شبہ نہیں ہے کہ خالی منہ سے نکلی ہوئی دعائیں قبول نہیں ہوا کرتیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضور وہی دعا قبول ہوتی ہے جو دل کے خون سے لکھی جائے۔ زبان کی آواز قبول نہیں ہوتی۔ بلکہ دل کے خون کی تحریر قبول ہوتی ہے۔ اگر دعاؤں کے ساتھ دل کے خون کے چھینٹے دو گے تو کامیابی کے رستے کھل جائیں گے۔ ورنہ جو برکتیں تمہارے لئے مقدر ہیں وہ انتظار کریں گی جب تک کہ تم ان کے قابل نہ ہو جاؤ۔ انہیں لینا تمہارے اختیار میں ہے چاہے حاصل کرو اور چاہے ملتوی کر دو۔" (الفضل ۱۱ اپریل ۱۹۱۳ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان میں آزادی کا نیا لیکن نازک دور

امن و امان کے بغیر کوئی حکومت قائم نہیں رہ سکتی

غم اور خوشی کے مخلوط جذبات

انگریز قریباً ایک صدی تک ہندوستان میں حکومت کرنے کے بعد ہندوستان سے واپس جا چکے ہیں اور ہندوستان غیر ملکی تسلط سے آزاد ہو گیا ہے اہم خوشی اور غم کے مخلوط جذبات کے ساتھ نئے دور کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ خوشی اس لئے ہے کہ آج ہم غلامی سے آزاد ہو رہے ہیں۔ اس غلامی سے جو ہمیشہ انسانی اخلاق کو گرانے اور اس کی اعلیٰ صلاحیتوں کو دبانے اور ترقی کی راہوں کو مسدود کرنے کا موجب ہوا کرتی ہے۔ لیکن اس خوشی کے ساتھ ہی ہمارے قلوب میں رنج افسوس اور ندامت کے جذبات بھی پیدا ہو رہے ہیں۔ کیونکہ ہم بجائے محبت۔ صلح۔ امن اور رواداری کے عداوت نفرت بدامنی اور خونریزی کے ساتھ دور آزادی میں داخل ہو رہے ہیں اور بجائے جشن آزادی کی مسرت میں ایک دوسرے کے گلے ملنے کے ایک دوسرے کا گلہ کاٹنے میں مصروف ہیں۔

نازک اور اہم دور

غیر ملکی تسلط سے آزاد ہونے کا دن بے شک ایک خوشی کی تقریب تھی۔ بشرطیکہ اس دن کے بعد ہم میں سے ہر ایک شخص یہ محسوس کر لیتا۔ کہ آج سے ملک کے امن و امان کی۔ ملک کے ایک ایک متنفس کی جان و مال اور عزت کی حفاظت کرنے کی ساری ذمہ واری ہمارے سر پر آپڑی ہے۔ غلامی میں جب ہم آزادی کا مطالبہ کیا کرتے تھے۔ تو یورپ کی اقوام نہایت حقارت سے کہا کرتی تھیں تم ابھی آزادی حاصل کرنے اور حکمرانی کے قابل نہیں ہو۔ آج وقت تھا کہ ہندوستان اور پاکستان دونوں نو آبادیات کا ایک ایک باشندہ اپنے عمل سے یورپ کے اس الزام کی تردید کر دیتا۔ اور دنیا کو دکھا دیتا کہ کامیابی کے ساتھ حکومت کے تمام فرائض سرانجام دے سکتا ہے۔ لیکن کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ آزادی ملنے کے بعد بھی ظلم و ستم۔ قتل و غارت اور دہشت و درندگی کے ہنگامے جاری ہیں۔ یاد رکھیئے اگر ہمارے وطیرے یہی رہے۔ تو ابھی زیادہ عرصہ ہماری آزادی پر نہیں گزرے گا۔ کہ کوئی اور اقوام آئے گی۔ اور پھر ہم پر مسلط ہو کر ہمیں اپنا غلام بنا لے گی۔ کیونکہ دنیا کے خالق و مالک کا یہ ایک اٹل قانون ہے کہ اس کی نعمتیں غیر مستحق کے پاس زیادہ عرصہ نہیں رہا کرتیں۔

انگریز قوم کی قابل تقلید خصوصیت

انگریز بے شک غیر ملکی تھے۔ ان میں بہت سے نقائص موجود تھے۔ ان سے کئی غلطیاں سرزد ہوئیں۔ ان کی حکومت بلاشبہ ہماری ترقی کی راہ میں روک بنی رہی۔ لیکن انگریز قوم میں بعض ایسی خصوصیات بھی ہیں۔ جو دنیا کی اکثر حکمران قوموں سے انہیں ممتاز سربلند کر دیتی ہیں دیگر امور کے علاوہ ان کی یہ خصوصیت بھی کبھی فراموش نہیں کی جا سکتی کہ انہوں نے حتی المقدور ملک میں امن و امان قائم رکھا جس کی وجہ سے ایسی فضا پیدا ہو گئی تھی کہ ملک کے ایک سے دوسرے سرے تک بلا خوف لوگ امن و چین سے زندگی بسر کر سکیں۔ ہمارے نئے بننے والے حکمرانوں کا فرض ہے کہ وہ بھی انگریزوں کی اس خصوصیت کو اپنے اندر پیدا کریں۔

مشکلات و مصائب میں مومن کیلئے مشعل راہ

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللَّهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِي ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُونَ

کی کامل فرمانبرداری کرے۔ اس طرح ہر نیک کام کو بالآخر طریق سرانجام دینے کی کوشش کرے۔ کیونکہ پھر تیرے ساتھ خدا کی مدد ہو گی۔ جو متقیوں اور محسنوں کا ساتھ دیتا ہے (اے خدا تو ہمیں تقویٰ راہوں پر چلنے اور اپنے کی پوری پوری تعمیل کی توفیق دے تا اس طرح تو ہمیشہ ہر گھڑی اور ہر لمحہ میں ہمارے ساتھ رہے آمین)

إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوا وَّالَّذِينَ هُم مُّحْسِنُونَ

(سورۃ النحل)

مطلب:- اے مومن تو مشکلات اور مصائب میں گھبرانے کی بجائے صبر کر۔ اور اس کے لئے بھی تو خدا ہی سے دعا کر اور مدد مانگ۔ کیونکہ تو صبر بھی خدا کی مدد کے بغیر نہیں کر سکتا۔ کیا تجھے دشمن کے منصوبے سازشیں اور تدبیریں بے چین کر دیں گی؟ نہیں نہیں ان کی وجہ سے بالکل گھبراہٹ۔ یہ تو تجھے کچھ بھی گزند نہ پہنچا سکیں گی۔ بشرطیکہ تو خدا سے ڈرے اس کے بتائے ہوئے احکام

الہامات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

(۱) ۲۱ اگست ۱۹۰۶ء شب گذشتہ کو میں نے خواب میں دیکھا کہ اسفندیار بہت ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کہ تمام سطح زمین ان سے پُر ہے بڑی دل سے زیادہ ان کی کثرت ہے۔ اسفندیار ہیں کہ زمین کو قریباً ڈھانک دیا ہے۔ اور تھوڑے ان میں سے پہاڑ بھی کر رہے ہیں جو پیش رفتی کا ارادہ رکھتے ہیں۔ گرنامراد رہے اور میں اپنے لڑکوں شریف اور بشیر کو کہتا ہوں۔ کہ قرآن شریف کی یہ آیت پڑھو اور بدن پر پھونک لو۔ کچھ نقصان نہیں کریں گے۔ اور وہ آیت یہ ہے:- وَاِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِيْنَ۔ پھر اس کے بعد آنکھ کھل گئی۔"

(۲) الہام ہوا۔ نصرت بالرعب۔ وقالوا ان حین مناص۔

(۳) قریباً نصف رات کے بعد الہام ہوا۔ صبر کرو۔ خدا تیرے دشمن کو ہلاک کر دیگا

(بدر جلد ۲ نمبر ۴ صفحہ ۲ والحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۰ صفحہ ۲) (تذکرہ صفحہ ۶۱۱)

جماعت احمدیہ (انذار)

ہندوستان اور پاکستان کے ذمہ وار حلقے باہم مشورہ کر کے مناسب خیال کرتے ہیں کہ پنجاب باؤنڈری فورس کو توڑ دیا جائے چنانچہ ۱۴ اگست اور یکم ستمبر کی درمیانی رات کو باؤنڈری فورس توڑ دی گئی ہے اور اپنے اپنے علاقوں میں قیام امن کی ذمہ واری دونوں حکومتوں پر آپڑی ہے جماعت احمدیہ کا اصول ہے کہ قائم شدہ حکومت کی قیام امن کے سلسلہ میں مدد کی جائے ہم تمام احمدی احباب کو ہدایت کرتے ہیں کہ خواہ وہ ہندوستان کے باشندے ہوں یا پاکستان کے ہر دو ان میں اپنی اپنی حکومت کی جان و مال کی حفاظت میں مدد دیں اور پناہ گزینوں کی خواہ وہ ہندو ہوں سکھ یا عیسائی ان کی خصوصیت کے ساتھ خیال رکھیں ممکن مدد کریں اور ان کا [illegible] بنائیں اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس [illegible] جلد بجھا دے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پٹیل جالندھر میں

دہلی ۳۱ اگست۔ حکومت ہند کے ہوم ممبر سردار ولبھ بھائی پٹیل آج صبح مشرقی پنجاب کے حالات کا جائزہ لینے کے لئے جالندھر آئے۔ آپ نے مشرقی پنجاب کے اعلیٰ حکام سے دیر تک تبادلہ خیالات کیا۔ اس کے علاوہ سکھ لیڈر ماسٹر تارا سنگھ سے بھی ملاقات کی بعد میں آپ واپس دہلی چلے گئے۔

پاکستان صاحب کا شہر بالکل محفوظ ہے

لاہور ۳۱ اگست۔ مغربی پنجاب کی حکومت نے ایک اعلان میں بتایا ہے۔ کہ یہ افواہ سراسر غلط اور بے بنیاد ہے کہ منٹگمری شہر پاکستان حملہ کر دیا گیا ہے۔ منٹگمری شہر بالکل محفوظ ہے۔ اور وہاں پر لیبر اور مزدور کام کر رہے ہیں۔ نیز حکام نے افواہوں کی روک تھام کرنے کے لئے سخت پہرا لگانے کے انتظامات بھی موجود ہیں۔

مشرقی اور مغربی پنجاب میں لیڈروں کے دورے

لاہور ۳۱ اگست:۔ آج صبح پنڈت جواہر لال نہرو اور مسٹر لیاقت علی خان لائلپور، جھنگ اور منٹگمری کے دورہ کے لئے گئے۔ دوپہر کو آپ واپس لاہور آ گئے۔ لاہور میں کچھ وقت ٹھہرنے کے بعد دونوں لیڈر شیخوپورہ روانہ ہو گئے۔ سردار شوکت حیات خان وزیر مغربی پنجاب سردار سورن سنگھ وزیر مشرقی پنجاب اور پاکستان گورنمنٹ کے سیکرٹری جنرل مسٹر محمد علی بھی دونوں لیڈروں کے ہمراہ دورہ کر رہے ہیں۔

نواب زادہ لیاقت وزیر پاکستان۔ سردار بلدیو سنگھ وزیر ہندوستان۔ ڈاکٹر گوپی چند وزیر اعظم مشرقی پنجاب۔ شیخ کرامت اللہ وزیر مغربی پنجاب اور مسٹر بھری پاکستانی کمشنر بغداد آج بذریعہ طیارہ آج پیرو زپور اور قصور کے مضلع

دونوں حکومتوں نے مظالم کو سختی کیساتھ ختم کرنیکا تہیہ کر لیا ہے

باؤنڈری کمیشن کا فیصلہ غیر منصفانہ اور ناقابل فہم ہے"

مسٹر جناح کی نشری تقریر

لاہور ۳۱ اگست۔ آج ساڑھے آٹھ بجے رات مسٹر محمد علی جناح گورنر جنرل پاکستان نے لاہور ریڈیو سٹیشن سے ایک تقریر نشر کی۔ آپ نے کہا۔ پنجاب کے ہولناک فسادات کی روح فرسا خبروں کی بنا پر میں نے لاہور آنے کا فیصلہ کیا۔ یہاں آ کر مجھے معلوم ہوا کہ جو رپورٹیں مجھے ملی تھیں۔ وہ بڑی حد تک درست تھیں۔ میرا دل اس وقت رنج و الم سے بھرا ہوا ہے میں نے اپنی طرف سے موجودہ حالات کو سمجھنے اور انہیں دور کرنے کی پوری کوشش کی ہے۔ اس سلسلے میں ۲۹ اگست کو ہندوستان اور پاکستان کے بڑے بڑے لیڈروں کی ایک خاص کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں پورے اتفاق رائے سے یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ دونوں حکومتوں کا یہ مقدس فرض ہے۔ کہ وہ عوام کی جان و مال کی پوری حفاظت کریں۔ اور لاکھوں کی تعداد میں جو لوگ بے خانماں ہو گئے ہیں۔ ان کی پوری پوری مدد کریں۔ اس کے علاوہ متعدد دیگر امور پر بھی قیام امن کے لئے کئی ہیں۔ اس پر مذہب و ملت کے افراد کو یقین کر لینا چاہیئے۔ کہ دونوں حکومتوں نے مظالم کو سختی کے ساتھ ختم کر دینے کا تہیہ کر لیا ہے۔ مجھے امید ہے۔ کہ لیڈر اور عوام دونوں ہمارے فیصلوں کو پورا کرنے میں ہماری مدد کریں گے۔ آپ نے باؤنڈری فورس کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ فساد اتنا پھیل چکا تھا۔ اور خصوصاً دیہات میں۔ کہ یہ حالت پیدا ہو گئی تھی۔ کہ باؤنڈری فورس کے لئے قابو پانا مشکل ہو گیا تھا اس لئے اسے توڑ دیا گیا ہے۔ مسٹر جناح نے قیام پاکستان کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ ہم نے بغیر کسی خونی جنگ کے محض اخلاق اور دو مانی قوت اور رد ذرائع سے پاکستان حاصل کر لیا ہے۔ جس کی مثال دنیا کی تاریخ میں اور کہیں نہیں ملتی۔ پاکستان اب مسلمہ حقیقت ہے اس میں شک نہیں۔ کہ ہمیں متعدد دشواریوں سے بھی دوچار ہونا پڑ رہا ہے۔ ہمارے علاقہ کو کم سے کم کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ہم پر آخر تک باؤنڈری کمیشن کے فیصلہ سے ہوا ہے۔ یہ فیصلہ صریحاً غیر منصفانہ۔ ناقابل فہم۔ اور بد نیتی پر مبنی ہے۔ اس فیصلے کی حقیقت محض سیاسی ہے۔ تاہم چونکہ ہم باؤنڈری کمیشن کے فیصلے پر کاربند ہو لے کا وعدہ کر چکے تھے۔ اس لئے ایک معزز قوم کی حیثیت سے ہمارا فرض ہے۔ کہ اس پر عمل درآمد کریں۔ گو یہ ہمارے لئے سخت تکلیف دہ ہے۔ لیکن اب ہمیں ضبط اور تحمل سے کام لینا چاہیئے۔ اور امید کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہیئے۔

مسٹر جناح نے کہا۔ باوجود ان تمام دشواریوں کے آج پاکستان دنیا میں سب سے بڑی حکومت ہے اور دنیا کی پانچویں بڑی خود مختار سلطنت ہے۔ ذمہ داری کے تمام قدرتی وسائل ہمارے پاس موجود ہیں۔ ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم اس تاریخ میں۔ جس بہادری۔ ہمت اور اولوالعزمی کی شاندار مثالوں کو سامنے رکھیں۔ استقلال۔ ضبط اور یقین کو مشعل راہ بنائیں۔ اور جوش اور ہمت کے ساتھ آگے بڑھتے چلے جائیں۔ انشاء اللہ ہم ضرور کامیاب ہوں گے۔

مسٹر جناح کراچی روانہ ہو گئے ہیں

لاہور یکم ستمبر:۔ مسٹر محمد علی جناح گورنر جنرل پاکستان چار دن لاہور میں ٹھہرنے کے بعد آج تیسرے پہر کراچی روانہ ہو گئے۔ ان چار دنوں میں آپ نے مشترکہ ڈیفنس کونسل میں شرکت کے علاوہ مغربی پنجاب کے وزراء اور مسلم لیگی لیڈروں کے ساتھ مشرقی پنجاب کے فسادات کے متعلق تبادلہ خیالات کیا۔ اور اہم فیصلے کئے۔

پنڈت جواہر لال نہرو اور مسٹر لیاقت علی خان آج بہاولپور، اور جالندھر کے دورے پر گئے ہیں۔ کل دونوں لیڈر منٹگمری جائیں گے۔ سردار عبدالرب نشتر اور سردار بلدیو سنگھ آج لدھیانہ گئے ہیں۔

مسٹر یٰسین کا انتقال

لکھنؤ یکم ستمبر:۔ اودھ چیف کورٹ کے سابق چیف جسٹس سروزیر حسن چند ایام کی علالت کے بعد وفات پا گئے ہیں۔

مغربی پنجاب میں اخبارات پر پابندیاں ختم!

لاہور یکم ستمبر:۔ مغربی پنجاب کی حکومت نے اخبارات پر سے تمام پابندیاں اٹھا لینے کا فیصلہ کیا ہے آئندہ کسی خبر پر سنسر نہیں کیا جائیگا۔ اور نہ ہی کسی اخبار کے ضمانت میں داخلہ پر پابندی رہے گی۔ البتہ ضرورت پڑنے پر کسی خاص اخبار پر سنسر کی پابندی عائد کی جا سکتی ہے۔

تقسیم فلسطین عربوں کیلئے ناقابل قبول ہے

لندن ۳۱ اگست:۔ عرب لیگ کے ڈائرکٹر جنرل نے نیوز ایجنسی رائٹر کے ایک بیان میں کہا۔ اقوام متحدہ کی تنظیم نے فلسطین کو تقسیم کرنے کی جو سفارش کی ہے وہ ہمارے لئے ناقابل قبول ہے۔ اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے سے سارے عرب ممالک میں ایک ایسی کیفیت پیدا ہو جائیگی جو کبھی نہ کبھی مسلح جنگ کی صورت اختیار کر لے گی۔

لاہور رہا۔ امید ہے۔ کہ یہ لیڈر کل لدھیانہ اور جالندھر جائیں گے۔

لیگ کانگرس کی مشترکہ وزارت بنانے کی تجویز

کلکتہ ۳۱ اگست:۔ مغربی بنگال اسمبلی میں لیگ اور کانگرس کی مخلوط وزارت قائم کرنے کا سوال ان دونوں حکومتوں کے زیر غور ہے۔ مغربی بنگال کے وزیر اعظم مسٹر گھوش نے ایک بیان میں بتایا۔ کہ اس سوال پر خواجہ ناظم الدین وزیر اعظم مشرقی بنگال سے گفتگو کی جا رہی ہے۔ مغربی بنگال کی وزارت میں مناسب نمائندگی کرنے کی خاطر تین وزراء مستعفی ہو گئے ہیں۔